کہ انھوں نے تیسرے حامد حسن کو زندگی عطا کی اور وہ بعد مین حامد حسن قادری کے نام سے اردو ادب مین مشہور ہوئے ۔

تعلیم و ملازمت :

قادری صاحب بچپن مین اکثر علیل رہتے اس لئے ابتدا مین ان کی تعلیم پر توجہ نہین دی گئی ۔ ان کے والد رام پور مین وکالت کرتے تھے یہ بھی دس سال کی عمر مین ۱۸۹۷ء مین رام پور اپنے والد کے پاس آگئے ۔ اسکول مین داخلہ سے پہلے اپنے والد سے عربی اور فارسی پڑھی ۔ اس کے بعد مدرسہ عالیہ اور اسٹیٹ ہائی اسکول مین تعلیم حاصل کی ۔ ۱۹۰۹ء مین میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ۔ ۱۹۱۰ء مین دہلی جاکر پنجاب یونیورسٹی سے منشی کا امتحان دیا اور یونی ورسٹی بھر مین اول آئے ۔ ۱۹۱۰ء ہی مین اپنے چچا مولوی محمد محسن صاحب فاروقی علیہ الرحمتہ سے منشی فاضل کی تیاری کے سلسلے مین پڑھنے کے لئے اندور چلے گئے ۔ وہان پڑھائی کے علاوہ مولوی محمد محسن صاحب رحمت اللہ علیہ نے ایک اسکول مین ملازمت دلوادی فروری ۱۹۱۱ء مین نوکری چھوڑ کر رام پور واپس آگئے اور مئی ۱۹۱۱ء مین لاہور جاکر منشی فاضل اور ہائی پروفیشنسی ان اردو کے امتحانات دئے ۔ ابھی نتیجہ نہ آیا تھا کہ جون ۱۹۱۱ء مین پارسی اسکول مہو چھاونی مین ملازم ہوکر چلے گئے ۔ وہین امتحانات کا نتیجہ آیا جن مین نمایان کامیابی حاصل کی ۔ مہو مین نومبر ۱۹۱۲ء تک رہے پھر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ مین اردو کے مدرس ہوکر پہونچ گئے ۔ اٹاوہ مین نومبر ۱۹۱۲ء سے دسمبر ۱۹۱۳ء تک رہے ۔ جنوری ۱۹۱۴ء مین ہیڈ مولوی ہوکر حلیم مسلم ہائی اسکول کان پور چلے گئے اور وہان تیرہ سال ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۲۷ء مین سینٹ جانس کالج آگرہ مین اردو کے لکچرار مقرر ہوئے ۔ ۱۹۳۵ء مین سینٹ جانس کالج مین شعبہ اردو و فارسی کے صدر ہوئے اور جولائی ۱۹۵۳ء مین کالج کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے ۔

شادی و اولاد :

۱۹۱۴ء مین شادی ہوئی ۔ اولاد مین پانچ لڑکے اور چار لڑکیان ہوئیں ۔ جن مین چار لڑکے اور دو لڑکیان زندہ ہین ۔

حلیہ :

قد پانچ فٹ کو چھوتا ہوا ۔ خوب گورا رنگ ۔ اچھاناک نقشہ ۔ سفید نورانی داڑھی ۔ دبلے پتلے ۔ موٹی سی عینک لگاتے جو صرف دور سے دیکھنے کے لئے استعمال کرتے ۔ پڑھتے وقت عینک اتار لیتے ۔ گرمیون مین چھوٹی ہوئی کے چکن کی بہت صاف دہلی ہوئی شیروانی ، پلے کی بیل دار سفید ٹوپی ، علی گڑھ کٹ کا شرعی پاجامہ ، سیاہ پمپ اور جاڑون مین سرج کی اچکن ، ترکی ٹوپی اور چرچ ٹو کا جوتہ پہنتے تھے ۔

تصنیف و تالیف :

قادری صاحب نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اور جس ماحول میں پرورش پائی وہاں علم و ادب ، شعر و شاعری اور تاریخ گوئی کا چرچا تھا ۔ ان کے والد مولوی احمد حسن صاحب علیہ الرحمتہ، بڑے جید عالم ، باکمال شاعر اور محدث تھے۔ تاریخ گوئی میں استاد اور مشاہیر کا سا پایہ رکھتے تھے ۔ عربی اور فارسی دونوں زبانوں کے شاعر تھے ۔ فارسی میں ہزار ہا شعر ان کی یادگار ہیں ۔ عربی میں بھی صد ہا شعر کہے ہیں اور عربی کی تاریخوں پر قصیدے کے قصیدے لکھے ہیں ۔ ان کے چچا مولوی محمد محسن صاحب فاروقی رحمتہ اللہ علیہ اسلامیہ کالج پشاور میں صدر شعبہ عربی تھے ۔ مئی جون میں جب سب لوگ چھٹیاں گزارنے بچھرایوں میں جمع ہوتے تو مشاعرے، بچھرایوں کلب کے جلسے اور مضمون نگاری کے چرچے رہتے ۔ اس ماحول سے قادری صاحب کو بھی مضامین لکھنے کا شوق ہوا ۔ سب سے پہلے انتخاب لاجواب لاہور میں ۱۹۰۲ء سے لکھنا شروع کیا پھر رسالہ زمانہ کان پور میں ۔ علی گڑھ منتھلی اور مخزن لاہور میں مضامین لکھے ۔ اسی زمانے میں یعنی ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۲ء میں جب وہ اسکول میں آٹھویں اور نویں جماعت میں پڑھتے تھے ۔ انہوں نے تین چار چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی لکھ کر شائع کرائیں ۔ اس زمانے میں امرتسر میں ایک انجمن رفیق الاسلام قائم تھی جو جیبی سائز کی مذہبی اور اخلاقی کتابیں شائع کر کے مفت تقسیم کیا کرتی تھی ۔ اس انجمن نے قادری صاحب کی تین کتابیں گلدستہ اخلاق اور رفیق نصائح اور حسنین شائع کیں ۔ ۱۹۰۵ء میں پیسہ اخبار لاہور نے ایک انگریزی افسانے کا ترجمہ جادو گرنی کے نام سے شائع کیا ۔ ج

۱۹۰۷ء میں جب نویں درجے میں پڑھتے تھے قادری صاحب نے راس مسعود کے لندن جانے کے وقت ان کو مخاطب کر کے ایک طویل نظم لکھی جو نومبر، ۱۹۰۷ء میں علی گڑھ منتھلی میں شائع ہوئی ۔ ۱۹۰۸ء میں جب علامہ اقبال ولایت سے واپس آئے تو قادری صاحب نے ایک نظم خیر مقدم لکھی جو مخزن میں شائع ہوئی ۔

اپنے کان پور کے قیام کے دوران قادری صاحب نے ۱۹۱۸ء میں بچوں کے لئے ایک پندرہ روزہ پرچہ " سعید " کے نام سے جاری کیا جو بے حد مقبول ہوا ۔ اس وقت سارے ہندوستان میں " سعید " بچوں کا دوسرا رسالہ تھا ۔ لاہور سے صرف ایک پرچہ پھول نکلتا تھا ۔ " سعید " سات برس جاری رہ کر دسمبر، ۱۹۲۳ء میں بند ہوگیا ۔

تاریخ گوئی کا شوق اپنے والد سے ورثے میں پایا تھا ۔ ۱۹۰۱ء سے تاریخیں کہنی شروع کیں اور تاریخوں کے پہلے مجموعہ کا نام دفتر تواریخ (۱۹۰۱ء) رکھا ۔ جس میں آٹھ سو تاریخیں درج ہیں تاریخوں کے چار مجموعے قلمی صورت میں اور ہزارہا متفرق کاغذوں پر لکھے ہوئے یادگار ہیں ۔

شاعری میں حضرت منشی امتیاز احمد خاں صاحب راز عرف پیارے میاں سے تلمذ حاصل کیا جو حضرت امیر مینائی کے شاگرد تھے ۔ استاد اور ادا استاد کے رنگ میں

غزلیں کہیں – ۱۹۱۲ء کے بعد غزلیں کہنا ترک کردیا اور نظمیں کہنے لگے –

تصانیف میں تنقیدی ، افسانے ، ترجمے ، مذہبی اور بچوں کے لئے چالیس مطبوعہ اور پینتالیس غیر مطبوعہ کتابیں یادگار ہیں –

سلسلۂ تصوف :
=========

قادری صاحب کے والد اور خاندان کے بزرگ سلسلہ قادریہ و چشتیہ سے منسلک تھے اور اسی سلسلے میں قادری صاحب نے بھی بیعت لی اور اسی مناسبت سے نام کے ساتھ قادری لکھا اس کے بعد سلسلہ نقشبندیہ ، مجددیہ ، جماعتیہ میں حضرت زبدۃ العارفین سراج السالکین رہبر ملت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمت اللہ علیہ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی اور بعد میں خلافت اجازت بھی ہوئی –

انتقال :
======

جنوری ، ۱۹۵۵ء میں مع اہل و عیال کے آگرہ سے کراچی آئے اور ۲/ جون ، ۱۹۶۳ء مطابق ۲۲/ محرم الحرام ، ۱۳۸۳ھ میں سنیچر کے روز شام کے چند بجے بعمر اسی سال انتقال فرمایا –

****

***

مطبوعہ تصانیف
=============

تنقید :
=====

۱– داستان تاریخ اردو –

۲– نقد و نظر –

۳– تاریخ و تنقید –

۴– تاریخ مرثیہ گوئی –

۵– کمال داغ –

۶– انتخاب مومن –

۷– شاہ کار انیس –

افسانے :
======

۸– صید و صیاد –

۹– ایرانی افسانے –

مذہب :
======

۱۰– مجمع الکرامات –

سوانح :
======

۱۱– ابراہیم لنکن –

۱۲– حسنین –

تراجم :
======

۱۳– فطرت اطفال –

۱۴– باغبان –

۱۵– الکحل اور زندگی –

نظم :
====

۱۶– امیدِ شور محشر –

۱۷– قصیدہ عطار –

اخلاقیات :
========

۱۸– گلدستہ اخلاق –

۱۹– رفیق تنہائی –

بچوں کا ادب :
===========

۲۰– پھولوں کی ڈال –

۲۱– ترانہ ہند –

۲۲– گم شدہ طالب علم –

۲۳– ستارہ ہند –

۲۴– حسن پچھسی –

۲۵– جادوگرنی –

۲۶– ہمت کا پھل –

۲۷- ھرنی کا لال -

۲۸- کاغذ کے کھلونے -

درسی کتب :

۲۹- بی سائے ، پرشین کورس -

۳۰- عیار نظم -

۳۱- ھلال اردو -

۳۲- جمال اردو -

۳۳- معتار اردو -

۳۴- چمنستان اردو -

۳۵- دامن گلچین -

۳۶- نہال اردو -

۳۷- انتخاب مراثی انیس و دبیر-

۳۸- ھنر تازہ نظم و نثر

۳۹- حروف نو -

۴۰- Selected English Piece for Urdu Translation

۴۱- شاہ نامہ فردوسی، داستان رستم و سہراب -

***

غیر مطبوعہ

۱- مقالات نادری-

۲- دفتر التواریخ -

۳- میزان التواریخ -

۴- جامع التواریخ -

۵- آثار التواریخ -

۶- تصویر التواریخ -

۷- جلوہ گاہ تضمین -

۸- خزانۂ رباعیات -

۹- مثنوی نمونۂ عبرت -

۱۰- انتخاب دیوان غالب فارسی-

۱۱- انتخاب دیوان غالب اردو-

۱۲- انتخاب اکبر الہ آبادی-

۱۳- انتخاب میر درد -

۱۴- دیوان غزلیات نادری-

۱۵- شجرۃ الانبیاء -

۱۶- اسیر الظفر -

۱۷- انتخاب مرزا بیدل -

۱۸- انتخاب رسا رام پوری-

۱۹- انتخاب راز رام پوری-

۲۰- کنز الکرامات -

۲۱- گل صد برگ -

۲۲- یوسف زلیخا -

۲۳- تذکرہ و تبصرہ -

۲۴- مقالات ادبی -

۲۵- نوادر تحقیقی اور دوسری انشائیہ

۲۶- Oriental Rhetoric

۲۷- مذھبی باتیں -

۲۸- رباعیات نادری -

۲۹- گنجینۂ تواریخ -

۳۰- خلاصۂ تواریخ -

۳۱- نوادر منتخبۂ شعر و ادب -

۳۲- خزینۂ رباعیات -

۳۳- مراۃ شعر و سخن -

۳۴- اردو قاعدہ -

۳۵- تذکرۃ الواقعات (ترجمہ) -

***

عطیۂ عرشی زادہ